محترم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری شادی ثوبیہ کے ساتھ آٹھ سال تک رہی۔ اور کچھ وجوہات کی بنا پر میں نے اس کو تحریری طور پر تین طلاقیں دیدی ہے جس کا فتوی بھی لے لیا ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ میں نے ذاتی رقم سے ایک کمیٹی میں حصہ لیا اور ہر مہینے میں کمیٹی میں پیسے دینے کیلئے میری سابقہ بیوی (ثوبیہ) مجھ سے رقم لیکر جاتی تھی۔ چھ قسطوں کے علاوہ بقیہ قسطیں ادا ہوچکی ہے۔ میری کمیٹی [ایک لاکھ کی ہے] طلاق سے پہلے چھ ماہ یعنی نومبر میں میری سابقہ بیوی کمیٹی چلانے والی عورت سے میری اجازت کے بغیر اسی ہزار روپے لیکر چلی گئی ہے۔ میں نے طلاق سے پہلے بیوی کو یہ کہا تھا کہ جب میری اپریل میں ایک لاکھ کی کمیٹی نکلے گی تو اس میں سے حق مہر کے پچاس ہزار روپے دیدوں گا۔ اور میرا سسر بھی یہی کہہ رہا ہے کہ میں نے بیوی کو حق مہر ادا نہیں کیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ میری بیوی اسی ہزار روپے لیکر چلی گئی ہے اس میں اس کا حق مہر 50,000 ادا ہوگیا یا نہیں؟ اور بقیہ تیس ہزار روپے میری بیوی کے ذمہ واپس کرنا لازم ہے یا نہیں؟

سائل: محمد شعیب

پتہ: قیوم کالونی لانڈھی

فون نمبر: 0341-2196214

جواب منسلک ہے

دار الافتاء

[illegible] 2019 [illegible] 90 ہزار [illegible] 18 قسطوں [illegible]

الجواب حامداومصلیا

صورت مسئولہ میں اگر واقعتاً یہ کمیٹی آپ کی ہی تھی اور آپ نے اپنی ذاتی رقم اس میں جمع کرائی تھی تو کمیٹی کی پوری رقم کے مالک آپ ہی ہیں، اور آپ کی اجازت کے بغیر بیوی کیلئے یہ رقم وصول کرنا جائز نہیں ہے، تاہم طلاق کے بعد اگر آپ اس رقم سے بیوی کا مہر پچاس ہزار روپے وضع کر کے بقیہ رقم لینا چاہتے ہیں تو یہ درست ہے، اور آپ کی مطلقہ پر لازم ہے کہ بقیہ تیس ہزار روپے آپ کو واپس کرے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (۳ / ۱۰۹)

ويتأكد ويتقرر بموت أحدهما أو بالدخول على ما مر في المهر المسمى في العقد...................... واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۰ھ

۲۳/ دسمبر/ 2018

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵ ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ

22 دسمبر 2018

الجواب صحیح

محمد طاہر غفرلہ

۱۵/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۰ھ

دار الافتاء

نائب مفتی